بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

زیر نظام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۳۶/۷۱ | جمعرات ۲۹ شوال ۱۴۰۲ھ ؛ ۱۹ ظہور ۱۳۶۱ ہش ؛ ۱۹ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۸۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۸ ظہور / اگست - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق آج بعد دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ہائی بلڈ پریشر، متلی اور ضعف کے باعث ناساز ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکنڈے نیویا کا دورہ مکمل کر کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہمبرگ (مغربی جرمنی) پہنچ گئے الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

ربوہ ۱۸ ظہور / اگست - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سکنڈے نیویا ممالک کے کامیاب دورہ کے بعد مغربی جرمنی کے شہر ہمبرگ پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔ یہ اطلاع امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں کل ۱۷ اگست کو آنے والے ٹیلیفون کے ذریعہ موصول ہوئی ہے۔

اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں ممالک ناروے، سویڈن اور ڈنمارک میں مجلس شوریٰ کے اجلاسات میں شرکت فرمائی اور پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا نیز حضور نے مشنوں کے کام کا تفصیل سے جائزہ لیا اور غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کیلئے ہدایات دیں۔ اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص التزام اور توجہ سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر ہمارے پیارے آقا کی راہنمائی فرمائے اور ہر لمحہ و ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مسجد بشارت

پیدرو آباد - سپین

کی خوبصورت تصویر

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے انشاء اللہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سپین میں ۷۴۴ سال بعد تعمیر ہونے والی مسجد بشارت کا افتتاح فرما رہے ہیں۔ اس عظیم تاریخی موقعہ سے اپنے عزیزوں، دوستوں، اور غیر از جماعت بھائیوں کو متعارف کرانے کیلئے آپ مرکز سے خوبصورت رنگین کارڈ (VIEW CARDS) منگوا کر تقسیم کر سکتے ہیں اور بذریعہ ڈاک بھی بھجوا سکتے ہیں -/۶۰ روپے سینکڑہ اور -/۵۰۰ روپے فی ہزار

(نظارت اشاعت - ربوہ)

مٹوارہ (تنزانیہ) کے زرعی و صنعتی میلہ میں جماعت احمدیہ کا سٹال

ہزاروں افراد بڑے ذوق و شوق سے سٹال پر آتے رہے۔ سوال و جواب کی مجالس کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے بیشتر تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے وہ ہر ایسے موقعہ سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں تین جولائی کو تنزانیہ کے شہر مٹوارہ (MATWARA) میں زرعی و صنعتی میلہ منعقد ہوا۔ جس میں مختلف سٹال لگائے گئے احمدی مبلغین نے بھی حکام کی اجازت سے سٹال لگایا۔ ہمارا سٹال نمائش کے درمیان عین چوراہے میں لگایا گیا۔ اسے نمایاں کرنے کیلئے ہمارے مبلغین نے دائیں بائیں دو مینار اور درمیان میں مسجد کی طرح تاج بنوایا۔ تا تعمیر میں اسلامی رنگ کی جھلک نمایاں نظر آئے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے ہمارا سٹال بہت نمایاں رہا۔

اس نمائش کا افتتاح تنزانیہ کے نائب صدر جناب عبود جمبے (ABOUD JUMBE) نے فرمایا

باقی ص پر

افریقہ میں صرف احمدیہ مشن کے سکولوں میں اخلاقی اور مذہبی تعلیم دی جاتی ہے

احمدیہ مشن نے گھانا میں ۵۰ پرائمری اور مڈل، سیکنڈری سکول اور ۴ ہسپتال کھول کر مثالی کردار ادا کیا ہے

ڈائرکٹر جنرل محکمہ تعلیم گھانا کا نصرت جہاں اکیڈمی "وا" کے خصوصی دورہ کے موقع پر خطاب

مکرم مسعود احمد شمس صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی کی رپورٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی دوررس نتائج کی حامل علمی تحریک نصرت جہاں سکیم خدا کے فضل و کرم سے بڑے ہی خوشکن نتائج مرتب کر رہی ہے۔ اب نہ صرف عیسائی مشنوں کے سرکردہ لیڈر بلکہ متعلقہ حکومتوں کے متعلقہ شعبوں کے سربراہ بھی ہمارے سکولوں اور ہسپتالوں کی کارکردگی سے نہ صرف متاثر نظر آتے ہیں۔ بلکہ اس کا برملا اظہار بھی کرتے ہیں۔

نصرت جہاں سکیم کے تحت گھانا میں چھ احمدیہ سیکنڈری سکول قائم ہیں۔ اور اپنے اپنے علاقے میں عوام کو تعلیمی سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں اور اپنی مثالی کارکردگی کی وجہ سے عوام میں بے حد مقبول ہیں۔ اور یہ مقبولیت عوامی حلقوں سے نکل کر حکومت کے افسرانِ بالا تک بھی پہنچ رہی ہے یہی وجہ ہے کہ امسال مئی کے آخری ہفتہ میں گھانا کے محکمہ تعلیم کے افسرانِ اعلیٰ کا ایک وفد جب ہمارے صوبے کے ہائر سیکنڈری سکولوں کے دورے پر آیا تو دورے کے پروگرام میں صوبے میں قائم سیکنڈری سکولوں میں جس سکول کا سب سے پہلا دورہ رکھا گیا تھا۔ وہ ہمارا احمدیہ سیکنڈری سکول ہی تھا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے نصرت جہاں اکیڈمی رکھا ہے اور یہ گھانا کے بالائی سرحدی صوبہ میں "وا" کے مقام پر واقع ہے۔

دورے کے مقررہ دن سکول کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور گھانا کے قومی پرچموں سے بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک۔ محکمہ تعلیم کے ڈائرکٹر جنرل۔ ڈائرکٹر برائے منصوبہ بندی۔ ڈائرکٹر برائے عوامی رابطہ۔ ڈائرکٹر برائے افرادی قوت۔ صوبائی ڈائرکٹر تعلیم۔ اور چند دوسرے اسسٹنٹ ڈائرکٹرز پر مشتمل یہ اعلیٰ سطحی وفد ہمارے سکول کے دورہ کے لیے شام پانچ بجے سکول میں پہنچا۔ مکرم مسعود احمد شمس صاحب نے آگے بڑھ کر معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اور انہیں سکول میں خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد انہیں سکول کے سٹاف اور چند سرکردہ احباب جماعت احمدیہ سے متعارف

باقی ص پر

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ر شوال ۱۴۰۲ھ

۱۹ر تطہور ۱۳۶۱ ہش

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پورا کرنیکی سزا

جماعت احمدیہ کی بہت سی مشکلات یورپ افریقہ و امریکہ کے براعظموں میں اس لئے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر عامل ہیں اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر دنیا کو چلانا چاہتے ہیں۔ یہ سب غیر مسلم اکثریت کے براعظم ہیں اور یہاں پر دنیا کے اس معصوم ترین انسان صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں متعصب لوگوں نے مخالفانہ پروپیگنڈے کر کر کے اس نبیٔ پاکؐ کی ذات کے حسین چہرے کو دھندلا دیا ہے۔ اس لئے ان ممالک میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی مخالفت قابل فہم ہے۔

لیکن حیرانی کی بات تو یہ ہے اپنے ملک میں جو نبیٔ پاک صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مقدس نام پر حاصل کیا گیا ہے اور جہاں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت جاری کرنے کی کوششیں بڑی شد و مد سے جاری رہتی ہیں۔ اس ملک میں بھی جماعت احمدیہ کی مخالفت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اس جماعت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد مبارک کو سچ کر دکھایا ہے۔

کیا اس ملک میں بھی نبی کریمؐ کی اتباع پر سزا مقرر ہے؟

یہ سوال حیران کن ہے مگر جو بات ہم عرض کرنے لگے ہیں وہ دراصل اسی طرح ہے جس طرح ہم بیان کرتے ہیں

تفصیل اس حال کی یوں ہے کہ نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے آخری زمانہ میں آنے والے ایک موعود کے بارے میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ

یَضَعُ الْحَرْبَ

یعنی مسیح ابن مریم مبعوث ہو کر مذہبی جنگوں کا التوا کر دے گا۔ یہ حدیث، حدیثوں کی مشہور کتاب، جسے قرآن کریم کے بعد سب سے اعلیٰ کتاب قرار دیا گیا ہے یعنی صحیح بخاری کے باب نزول عیسیٰ ابن مریم میں درج ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کے مطابق جب وہ موعود آیا تو اس نے اعلان کیا کہ ؎

فرما چکا ہے سیدِ کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح کر دے گا جنگوں کا التوا

نیز فرمایا ؎

اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب کوئی پوچھے! کہ ہمارا قصور کیا ہے؟ یہی تا کہ ہم سب سے بڑھ چڑھ کر نبیٔ پاک، امام الاصفیاء والاتقیاء، خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک پر عمل کرنے والے ہیں۔ ہم نے اطاعت نبویؐ کا حق ادا کیا ہے۔

ٹھنڈے دل سے غور کیجئے تو جماعت احمدیہ پر کیا جانے والا یہ اعتراض کہ یہ جماعت جہاد کی "منکر" ہے دراصل کس پر پڑتا ہے اور اس بات کو فراموش کر کے کس دیدہ دلیری سے اس اعتراض کو دوہرایا جاتا ہے۔

اور آخر میں چند لمحوں کے لئے اس سارے موضوع کی حکمت پر بھی غور کیجئے تا کہ اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال ہے کہ آخر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی حکمت کیا تھی تو وہ بھی حل ہو جائے تو اس ضمن میں یہ گزارش ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا یہ ارشاد بہت بھاری اور گہری حکمت اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ دنیا بھر کی غیر مسلم اور خصوصاً عیسائی دنیا میں یہ غلط اعتراض بڑی شد و مد سے پھیلایا گیا ہے کہ اسلام اپنے دورِ اوّل میں اپنی خوبصورت تعلیم کی وجہ سے پھیلا ہے۔ اب ہم سب جانتے ہیں کہ یہ اعتراض سراسر جھوٹ اور تعصب کی پیداوار ہے۔ مگر پروپیگنڈے کی اس دنیا میں جہاں جدید ترین ذرائع ابلاغ کی ملکیت اور اجارہ داری مغرب کی مسلم دشمن عیسائی قوتوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس پروپیگنڈے کا جواب دینا آسان نہیں۔ ہاں ایک ذریعہ ہے جس سے ہم سب پروپیگنڈے کا توڑ موثر ترین طور پر کر سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہم بغیر جنگ کئے، یعنی بغیر جہاد بالسیف کے، ساری دنیا کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ جہاں جہاں جتنی جتنی کامیابی ہوتی چلی جائے گی۔ وہاں وہاں عیسائیت کے اس پروپیگنڈہ کا طلسم دھواں بن کر اڑتا چلا جائے گا۔

قربان جائیے نبیٔ آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے، کہ انہوں نے چودہ سو سال پہلے ایک متوقع اور سب سے بڑے اعتراض کا مسکت جواب دینے کا طریق سمجھا دیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

ایمان میں نئی زندگی پیدا کرنے والے واقعات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ کی جھلکیاں

خاکساری و انکساری کا ایک مثالی واقعہ

آنحضرتؐ نے برداشت نہ فرمایا کہ ساتھ چلنے والا پیدل چلے

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک دفعہ ایک انصاری صحابی سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد جب گفتگو ختم ہو گئی تو حضور واپس تشریف لانے لگے دونوں جہانوں کا یہ سردار اپنی فقر کی حالت میں بالکل اوکھا تھا۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کے لئے گھوڑا تک نہیں تھا۔ حضورؐ پیدل ہی تشریف لائے تھے اور اب پیدل ہی واپس ہو رہے تھے۔ جب اس انصاری صحابی نے یہ عالم دیکھا تو اس نے اپنے ایک گھوڑے پر کاٹھی ڈالی اور نبیوں کے سردار اور پاکوں کے سرتاج صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضورؐ! اس گھوڑے پر سوار ہو کر گھر تشریف لے چلیں اس کے بعد اس صحابی نے اظہارِ عقیدت کے طور پر اپنے ایک عزیز کو جس کا نام قیس تھا حضورؐ کے ساتھ روانہ فرمایا کہ وہ حضورؐ کو ان کے گھر جا کر چھوڑ آئے۔

قیس کی زندگی میں یہ واقعہ کتنا عجیب تھا اس شخص کی ساری زندگی اپنے بیٹوں پوتوں کو یہ سناتے گزری ہوگی کہ تقدیر نے اس کی قسمت میں سعادت کا کیا عظیم لمحہ مقدر کر دیا تھا۔ قیس کی زندگی کے انکے چند لمحات نے اس کا نام تاریخ عالم میں زندہ کر دیا کتنے ہی لوگ قیس کی زندگی پر رشک کرتے ہیں اس ایک واقعہ کی وجہ سے سیرۃ نبویؐ کے ایک نہایت ہی خوبصورت اور روح کو گداز کر دینے والے واقعے کی وجہ سے۔

واقعہ گو بظاہر بڑا معمولی سا ہے مگر اپنے اندر اتنی عظمتیں اور گہرائیاں لئے ہوئے ہے۔ ایک پاک نبی کی پیاری سیرت کے ایک خوبصورت ترین پہلو کو سامنے لاتا ہے۔

جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس صحابی کے گھر سے روانہ ہوئے اور تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا "قیس! یہ تو برا لگتا ہے کہ میں تو سواری پر بیٹھوں اور تم میرے ساتھ پیدل چلو۔" قیس کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ سارے عرب کا بادشاہ۔ مسلمانوں کا دینی و روحانی سردار جس کے ادنےٰ اشارے پر بڑے بڑے جنگجو اپنا سر کٹانے کو تیار ہو جاتے تھے جس کے ایک ایک لفظ کی اطاعت اور اس پر بھرپور عمل کرنا عرب کا بڑے سے بڑا سردار اپنی زندگی کی سب سے بڑی عزت خیال کرتا تھا۔ وہ عظیم ہستی وہ اتنا بڑا آدمی ــــ خاکساری اور انکساری کا یہ اظہار کرتا ہے۔ مگر قیس کے دل میں خیال آیا ہوگا کہ یہ بڑے لوگوں کی بڑائی کے اظہار کا طریق ہے۔ یہ زبانی تو کہہ رہے ہیں۔ مگر اس سے شاید محض مجھے یہ بتانا ہے کہ دیکھو میں کتنا منکسر المزاج ہوں۔ یہ خیال آتے ہی قیس نے ادب سے کہا "یا رسول اللہ! آپؐ سوار رہیں۔ میں اسی طرح حضورؐ کے ساتھ چلتا رہوں گا۔ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں آپؐ کے ساتھ گھوڑے پر

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

دُنیا تباہی کے دہانہ پر

○ آخری زمانہ میں ایک عالمگیر تباہی کی پیشگوئی

○ سدوم اور عمورہ کے انجام کی داستان ـــــ

○ ـــــ اس تباہی سے بچنے کا آسمانی علاج

اکرم مولوی محمد صدیق صاحب
امرتسری ـــــ ربوہ

دنیا میں کوئی دو باشعور انسان اس امر پر اختلاف نہیں کر سکتے کہ آج دنیا کی قومیں اور خصوصاً مغربی ممالک کے باشندے ایک طرف اپنی بداعمالیوں اور احکامِ الٰہی سے روگردانی کی وجہ سے گمراہی ضلالت اور بے رہروی کی مہیب اور نہایت خطرناک راہوں پر سرگرداں بھٹک رہے ہیں اور دوسری طرف یہ بڑی طاقتیں اور قومیں اپنے ہی بنائے ہوئے ایسے بھیانک اور تباہ کن آلاتِ حرب و ضرب کی زد میں کھڑی ہیں جو پل بھر میں تمام دنیا کو تباہی اور ہلاکت کی آگ میں جھونکنے کے لئے کافی ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانات اور آسمانی کتب کی واضح اندازی پیشگوئیاں اور تنبیہات اور چھوٹی چھوٹی تباہیاں زلزلے اور عذاب جو وقتاً فوقتاً دنیا میں ہر سو ہلاکت پھیلاتے رہتے ہیں ان کی ہیبت سے بھی آج کی خفتہ انسانیت میں بیداری کے آثار ابھی ناپید ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے پُرشفقت انداز اور دعا

انہیں ناگفتہ بہ حالات کے پیشِ نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۷ء میں یورپین اقوام کو اندازی طور پر مخاطب کر کے تنبیہہ فرمائی تھی کہ فی زمانہ دنیا کے لوگوں کے گناہوں اور ایک دوسرے پر زیادتیوں اور مظالم اور اللہ تعالیٰ سے سرکشی کے نتیجہ میں ان پر ایک نہایت بڑی اور عالمگیر تباہی کے بادل منڈلا رہے ہیں جس سے شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں نیست و نابود ہو جائیں گی اور اس عذاب سے بچاؤ کی تمام انسانی تدابیر ہیچ ہو جائیں گی اور کوئی مددگار اور مصنوعی خدا اُن کے کام نہیں آئے گا مگر افسوس من حیث المجموع انہوں نے اس بروقت تنبیہہ سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے تو اپنے خالق و مالک سے مکمل صلح کر کے اور اس کے احکام بجا لا کر اس کی رضا حاصل کر کے اُس کی وسیع اور محبت بھری گود میں محفوظ ہو جاتے۔

افسوس ہے کہ مذکورہ بالا "انداز" پر عرصہ گذر گیا مگر دنیا نے اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور حالات بہتر ہونے کی بجائے بد سے بدتر ہوتے گئے اور بنی نوع انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور سرکشی میں بڑھتے جا رہے ہیں گویا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نذیر کے انذار سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے اسے ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیا۔ چنانچہ گذشتہ دنوں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے پھر از راہِ شفقت اپنے ایک خطبہ کے ذریعہ دنیا کے لوگوں کو حالات کی نزاکت کی طرف توجہ دلا کر عنقریب ظہور پذیر ہونے والی ہمہ گیر تباہی سے ڈرایا اور یہ تنبیہہ کی تھی کہ اب بھی وقت ہے کہ نوعِ انسانی اپنے خالق کے حضور سچی توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے اور ہر انسان کو انسان سمجھنے اور اس سے انسانیت کا سلوک کرنے لگ جائے تاکہ وہ عظیم تباہی ٹل جائے اور اہلِ دنیا توبہ و استغفار کے ذریعہ عذابِ الٰہی سے محفوظ ہو کر امن و آشتی کے حصار میں رہنے لگیں اور اپنے خدا کو راضی کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔

حضور رحمہ اللہ نے جماعت کو بھی فرمایا تھا کہ تمام دنیا کے احمدی احباب من حیث الجماعت اور انفرادی طور پر بھی متواتر دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی پرچم تلے جمع ہو کر دنیا کی ہر قوم حضورؐ کے نور اور روحانی فیض سے مستفیض ہونے لگے تاکہ وہ ہر قسم کے آسمانی عذاب سے بچائے جائیں اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں سنے اور ایسا ہی کرے۔ آمین

دنیا تباہی کے دہانے پر

آج نوعِ انسانی کا نہایت نازک اور خطرناک حالت میں ہلاکت اور تباہی کے دہانے پر موجود ہونا کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے بلکہ خود یورپین قومیں اور خصوصاً دنیا کی نام نہاد بڑی بڑی طاقتیں اس امر کی علی الاعلان معترف ہیں۔ نیز دنیا بھر کے سیاسی دانشمندوں اور مذہبی لیڈروں رہنماؤں اور مدبروں کو اس امر کا بھی پورا پورا احساس ہے کہ جن گناہوں جن بداعمالیوں اور سراسر خلافِ اخلاق و انسانیت جرائم کا آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں کثرت سے ارتکاب کیا جا رہا ہے وہ اس قدر بھیانک اور بعید از شرافت و انسانیت ہیں اور اتنی کثرت اختیار کر چکے ہیں کہ اگر تاریخ کے اوراق کھنگالے جائیں تو واضح ہو جائے گا کہ اس کے عشرِ عشیر کا بھی سابقہ زمانوں کی اُن بدنصیب قوموں نے ارتکاب نہیں کیا تھا جنہیں ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نہایت ہولناک عذابوں سے ہلاک فرما کر دنیا سے کلیتہً ملیامیٹ کر دیتا رہا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل میں عالمگیر تباہی کی پیشگوئی

قرآنِ کریم میں دنیا کی سابقہ بداعمال اور نافرمان قوموں اور بستیوں کی ہلاکت و تباہی کے واقعات بار بار دہرائے گئے ہیں تاکہ آنے والی قوموں کے لئے وہ تا قیامت عبرت کا سامان بنے رہیں اور نسلِ انسانی ان سے سبق حاصل کر کے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور خدا کے فرمانبردار اور پیارے بن جائیں نیز ان گزرے ہوئے واقعات کے بیان میں بین السطور قرآنِ کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ خدا کی نافرمان ظالم اور سرکش قوموں اور بستیوں کا آئندہ بھی یہی حشر ہوگا اور تا وقتیکہ وہ اپنی پوری اصلاح کر لیں تا قیامت ایسے عذاب اور تباہیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر نازل ہوتی رہیں گی نیز آخری زمانے میں مجموعی طور پر اہلِ دنیا کی سرکشی اور بداعمالیوں کی پاداش میں عالمگیر عذاب بھی آئیں گے جو سابقہ اُمم پر آنے والے عذابوں اور تباہیوں سے کچھ مناسبت نہ رکھتے ہوں گے یعنی بہت بڑے اور ہمہ گیر ہوں گے خصوصاً وہ عالمگیر عذابِ الیم جو دجال اور یاجوج و ماجوج کے خروج اور تمام دنیا پر ان کے تسلط کے بعد نازل ہو گا جس کی طرف قرآن کریم کی یہ آیت اشارہ کرتی ہے

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ
مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ
كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

اور روئے زمین پر کوئی ایسی بستی نہیں ہوگی جسے ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک نہ کریں یا اُسے بہت سخت عذاب نہ دیں۔ یہ بات تقدیرِ الٰہی میں پہلے سے لکھی ہوئی ہے۔ (بنی اسرائیل)

اس کے متعلق:۔

"قرآنِ کریم کی اس آیت میں صاف طور پر یہ پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں سب دنیا پر عذاب آئے گا اور بقول مسیح علیہ السلام قومیں قوموں پر چڑھائی کریں گی اور بقول قرآن کریم:۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ

یعنی مصیبت پر مصیبت آئے گی اور اس طرح متواتر آئے گی کہ انسان حیران ہو جائے گا۔"

(تفسیر صغیر صـ۵۷۳)

پس آخری زمانہ میں آنے والے عالمگیر عذاب یا آسمانی آفتوں سے وہی لوگ لاپرواہی کر سکتے ہیں جنہیں آسمانی کتابوں اور الٰہی نوشتوں اور پیشگوئیوں پر ایمان اور یقین نہ ہو اور جو سابقہ سرکش اور بے دین قوموں کی تاریخ اور منکرینِ حق کے انجام سے بالکل بے خبر ہوں۔ تاہم مغربی اقوام اور خصوصاً بائیبل کو کتابِ مقدس ماننے والوں پر تو آسمانی عذاب اور آفت کا وہ نہایت ہولناک واقعہ جو حضرت لوطؑ علیہ السلام کی قوم سے پیش آیا اور جس نے اُسے صفحۂ ہستی سے ختم کر کے رکھ دیا آج بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا کیونکہ قرآن کریم کے علاوہ خود بائیبل میں اس کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

قومِ لوطؑ کی بستیوں کا انجام

کاش حضرت لوطؑ کی قوم کے انجام کو یاد کر کے ہی یہ مادیت سے سرشار طاقتور قومیں عبرت حاصل کریں اور اپنی موجودہ روشن اور طریقِ زندگی کو ترک کر کے اور اپنے ربِّ کریم کے سامنے سچی توبہ کر کے راہِ راست اختیار کر لیں خدا کرے یہ قومیں اب بھی آخری زمانہ کے عالمگیر ہادی اور رہنما اور پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کر کے اپنے اوپر وارد ہونے والی آفتوں اور عذابوں کو ٹلوا لیں۔ چنانچہ عیسائی دنیا کے مشہور مذہبی لیڈر اور منادڈاکٹر بلی گراہم نے اپنی کتاب "فیصلے کا وقت" میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی قابلِ صد عبرت تباہی کا ذکر کرتے ہوئے ہی واضح الفاظ میں یہ اعتراف کیا کہ اس زمانہ میں مغربی اقوام جس بے رہروی اور لادینیت کا شکار ہیں اور جن بھیانک اور شرمناک گناہوں اور بداعمالیوں میں شب و روز ملوث و مبتلا رہتے ہیں وہ ان گناہوں اور ان قابلِ شرم بدیوں سے کہیں زیادہ قابلِ مذمت اور حیا سوز ہیں جن کے ارتکاب کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو آسمانی پتھروں سے ملیامیٹ کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ اپنی بیوی کی طرف منسوب کر کے لکھتے ہیں کہ ایک روز مغربی اقوام کی مذہبی اور اخلاقی لحاظ سے ناگفتہ بہ حالت اور گناہوں کی گہری اور شرمناک دلدلوں میں ان کی گراوٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے وہ مجھ سے کہنے لگی کہ ان لوگوں کے اخلاقی انحطاط اور ہولناک بداعمالیوں میں اس حد تک تجاوز کر جانے کے باوجود اگر اب بھی خدا تعالیٰ نے انہیں عذابِ شدید کے ذریعہ ہلاک نہ کیا تو اُسے بروزِ حشر قوم لوط علیہ السلام سے یقیناً معذرت کرنی پڑے گی۔ کیونکہ آج کی دنیا کے لوگ اپنی نافرمانیوں اور بے رہروی اور شرمناک اخلاقی جرائم کے ارتکاب میں سدوم اور عمورہ کے لوگوں سے کہیں آگے نکل چکے ہیں حالانکہ اس نے سدوم اور عمورہ کی بستیوں کو تو ہلاک کر دیا تھا مگر یہ لوگ ابھی تک اُس کے عذاب سے بچے چلے آ رہے ہیں۔

قومِ لوط علیہ السلام کی بستیوں کو ان کے اعمال کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے کیا سزا دی اور کس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہلاک کیا اس کا ذکر قرآنِ کریم میں متعدد سورتوں میں آتا ہے نیز بائیبل نے اپنے رنگ میں اس کا ذکر کیا ہے قرآنِ کریم نے بعض امور میں بائیبل سے اختلاف کیا ہے اور جدید تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ قرآنِ کریم میں بیان کردہ واقعات من وعن صحیح اور درست ہیں۔ اوپر کے مضمون کی مناسبت سے ذیل میں ان واقعات کا یہاں مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

مجرم قوموں کا عبرتناک انجام

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جس برائی میں مبتلا تھی وہ انسانیت کے دامن پر ایک شرمناک داغ تھی اور جب خدا کے برگزیدہ پیغمبر حضرت لوطؑ کی تادیب اور نصائح کا بھی ان پر کچھ اثر نہ ہوا تو پھر خدا نے اس سرکش اور بدکار قوم کو یکسر تباہ کر دیا اور ان کی بستیاں الٹ دیں۔ اس کے بعد ایک طویل عرصہ تک ان بستیوں کے کھنڈرات حجاز سے شام تک جانے والے قافلوں کے لئے درسِ عبرت ثابت ہوتے رہے قرآنِ کریم میں سورہ الاعراف، العنکبوت، ہود اور سورۃ حجر میں اس قوم اور ان کی بستیوں کی تباہی کا ذکر بار بار نوعِ انسانی کو عبرت دلاتا ہے سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اور ہم نے لوط کو اس کی قوم کی طرف رسول کر کے بھیجا تھا جب اُس نے جا کر اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری قوموں میں سے کسی نے نہیں کی تھی کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت کے ارادہ سے آتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم حد سے بڑھنے والی قوم ہو۔

اس پر اس قوم نے صرف یہی کہا اے لوگو! لوطؑ اور اس کے ساتھیوں کو شہر سے نکال دو وہ ایسے لوگ ہیں جو اپنی پاکیزگی پر اتراتے ہیں۔ پس ہم نے اس کو اور اس کے اہل کو سوائے اس کی بیوی کے نجات دی وہ یعنی بیوی پیچھے رہنے والوں میں سے ہو گئی اور ہم نے ان پر ایک پتھروں کی بارش (زلزلہ کی وجہ سے) برسائی۔ پس دیکھ کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا"

ان آیات پر تفسیر صغیر میں مندرجہ ذیل نوٹ دیا گیا ہے:۔

"عذاب کے پہلے لوط کو کہا گیا تھا کہ وہاں سے نکل جائیں مگر ان کی دو بیٹیاں اس قوم میں بیاہی ہوئی تھیں ان کی بیوی نے خدا کا حکم نہ مانا اور بیٹیوں کی محبت کی وجہ سے پیچھے رہ گئی اور عذاب میں مبتلا ہو گئی۔"

"لوطؑ کی قوم پر ایک شدید زلزلہ آیا تھا۔ جس سے زمین کا تختہ اُلٹ گیا تھا۔ شدید زلزلوں میں ایسا ہوتا ہے کہ مٹی سینکڑوں فٹ اوپر جا کر پھر گرتی ہے گویا مٹی اور پتھروں کی بارش ہوتی ہے پومپیائی میں بھی ایسا ہوا اور ۱۹۰۵ء میں کانگڑہ میں بھی ایسا ہوا حال ہی میں کابل کے شمال میں ایک شدید زلزلہ آیا اس میں بھی ایسا ہی ہوا"

(تفسیر صغیر صفحہ ۳۲۷)

خدا کی نافرمانی اور سرکشی کا نتیجہ

پس اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا کا خوف رکھنے والوں اور غور و فکر کرنے والوں کے لئے قوم لوطؑ کے واقعات میں آج بھی عبرت کے واضح نشان موجود ہیں اور ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ بدی اور سرکشی کا انجام کیا ہوتا رہا ہے اور کیا ہوگا اور یہ کہ خدا کی عظیم قدرتوں اور طاقتوں کے سامنے انسانی طاقتیں خواہ وہ کتنی بڑی ہوں بالکل ہیچ ہیں۔ خدا کی لاٹھی میں بعض دفعہ آواز بھی نہیں ہوتی اس کی دی ہوئی مہلت سے انسان کو مغرور ہونے کی بجائے عبرت حاصل کرنی اور توبہ کرنی چاہیئے اور خدا اور اس کے ماموروں اور ان کی جماعتوں کے ساتھ عداوت نہیں رکھنی چاہیئے اس قوم کی جو دو عظیم بستیاں تباہ کی گئیں ان کے نام سدوم اور عمورہ تھے اور وہ حجاز اور شام کے راستے پر تھیں انہیں بستیوں میں حضرت لوطؑ کی قوم آباد تھی۔ حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔ جو ان کے ساتھ بابل یعنی عراق سے ہجرت کر کے ملک شام تشریف لے آئے تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے سدوم اور عمورہ اور اس کے گرد و نواح کی بستیوں کی طرف مبعوث ہوئے تھے تاکہ ان کی اصلاح فرمائیں اور راہ راست پر لائیں اور گندے خلاف فطرت اور بے حیائی کے کاموں سے اُنہیں باز رکھیں جن میں وہ لوگ بری طرح مبتلا تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام نے اولاً اس ملعون اور شنیع حرکت کے عواقب سے انہیں آگاہ کر کے باز رکھنے کی کوشش کی اور اس گندگی کو دنیا سے مٹانا چاہا لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ بقول قرآنِ کریم:۔

"اور کچھ جواب نہ دیا ان کی قوم نے یعنی نہ مانا اور کہا کہ ان کو اپنے شہر سے نکالو یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں" (اعراف)

گویا انہوں نے طنز کیا کہ جب حضرت لوطؑ ہم سب کو گندہ اور بے حیا سمجھتے ہیں۔ تو گندوں میں پاکوں کا کیا کام لہٰذا انہیں اپنی بستیوں سے نکال دینا چاہیئے تاکہ یہ روز روز کی رکاوٹ اور جھگڑا ختم ہو تاہم وہ ملعون لوگ تو آپکو نکالتے اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو عزت و عافیت کے ساتھ ان بستیوں سے نکال لیا اور پھر ان پر عذابِ الیم مسلط کر دیا جس سے وہ تباہ ہو گئے۔

تباہ شدہ بستیوں کے آثار

حضرت لوطؑ علیہ السلام کی ان بستیوں کے بارے میں جیوئش انسائیکلو پیڈیا اور انسائیکلو پیڈیا ببلیکا میں محققانہ طور پر بہت کچھ تفصیلات لکھی ہیں۔ موجودہ صدی کے آغاز پر فلسطین کے دوسرے حصوں کی کھدائی کے ساتھ ساتھ سدوم اور عمورہ کی ان بستیوں کی بھی تلاش شروع ہوئی جن کا ذکر تورات کی کتاب پیدائش میں کیا گیا ہے۔ بحر مردار کے مشرقی ساحل پر "اللسان" کا جزیرہ نما پانی میں زبان کی طرح اندر کی طرف دور تک چلا گیا ہے عربی میں لسان کے معنی زبان کے ہیں بائیبل کی (Book of Jos hua) میں اس کا واضح طور پر ذکر ہے۔ بحر مردار کے اس ساحل پر بظاہر سطح زمین نظر نہیں آتی اس لئے کہ یہ سمندر سے نیچے ایک عظیم زاویہ بناتی ہوئی نیچے چلی گئی ہے جس سے سمندر دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے جزیرہ نما اللسان کی دائیں جانب زمین بتدریج نیچے ہوتی ہوئی تیرہ چودہ سو فٹ تک چلی گئی ہے اور اس جزیرہ نما کے دائیں جانب پانی حیرت انگیز طور پر پایاب اور Shallow ہے اگر ہم کشتی کے ذریعہ اس نمکین سمندر (اس لئے کہ اس میں شورے یا پوٹاش کا تناسب بے پناہ ہے) سے جنوبی سمت اس کے انتہائی سرے تک جائیں اور اگر سورج چمک رہا ہو تو ہم ایک محیر العقول نظارہ دیکھیں گے یعنی ساحل سے کچھ فاصلے پر اور پانی کی سطح کے نیچے ایک پورے جنگل کے مکمل آثار نظر آئیں گے جسے بحر مردار کی معدنیات اور پوٹاش گندھک وغیرہ کے تیز محلول نے اسوقت تک پوری طرح محفوظ رکھا ہوا ہے۔

سمندر کی چمکتی ہوئی سطح کے نیچے درختوں کے جو تنے اور جڑیں اور جھنڈ نظر آتے ہیں وہ بلاشبہ بہت پرانے تسلیم کئے گئے ہیں اور ایک وقت میں جبکہ یہ جنگلات ہرے بھرے اور سرسبز ہوں گے تو اس وقت حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اپنی بھیڑوں بکریوں کے ریوڑ انہیں درختوں کے سائے تلے چراتی ہو گی گویا بحر مردار کا بھی یہی معمولی پایاب حصہ اللسان کے جزیرے نما سے انتہائی جنوبی سرے تک سدوم کی بستی کی تیرائی تھا۔

ماہرین ارضیات کے مطابق حضرت لوطؑ کی تباہی کا یہ واقعہ تقریباً دو ہزار سال قبل مسیح کے بعد ہوا اور قطعیت کے ساتھ ۱۹۰۰ء قبل مسیحؑ میں اس کا وقوع خیال کیا جاتا ہے۔ ماہرین ارضیات اور آثارِ قدیمہ اس یقین پر قائم ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کی مذکورہ دو بستیاں جو عذابِ الٰہی سے تباہ ہوئیں اس علاقے میں واقع تھیں جو اب بحر مردار کے جنوبی سرے میں ہے اور جہاں اب بھی عجیب اور مختلف سائز کے پتھروں اور کنکریوں کی صورت میں اس تباہی اور پتھروں کی بارش کے آثار پائے جاتے ہیں اور زمین ابھی تک زرخیز نہیں ہو سکی۔

(جیوئش انسائیکلو پیڈیا واقعہ لوط اور سدوم)

مغربی قوموں کیلئے لمحۂ فکریہ

قرآنِ کریم میں اس ہولناک واقعہ کو اسی لئے بار بار دہرایا گیا ہے کہ آنیوالی قومیں اور نسلیں عبرت پکڑیں کاش آج کی طاقتور اور جابر مغربی قومیں بھی اپنی آنکھیں کھولیں اور ان واقعات سے سبق حاصل کر کے خدا سے صلح کر لیں اور اس کے فرمانبردار بندے بن جائیں تاکہ وہ اس عالمگیر عذاب اور تباہی سے بچائے جا سکیں جس کی واضح پیشگوئیاں قرآن و حدیث اور مامورِ زمانہ کی تحریرات میں موجود ہیں اور جس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ مغربی دنیا کو بار بار مطلع کر کے ان کے بچاؤ کا ذریعہ اور راستہ بھی بتاتے رہے اللہ تعالیٰ دنیا کی تمام قوموں کو اسلام کی سچی تعلیم پر چل کر اپنے خدا کو راضی کرنے اور اس کے حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلام اور کمیونزم

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ ان سے راضی ہو) کی تصنیف اسلام اور کمیونزم (زبان انگریزی) دوبارہ طبع کروائی گئی ہے۔ آپ اپنے مطالعہ کے لیے اور غیر از جماعت دوستوں کو ہدیۃً دینے کے لیے یہ مختصر کتاب وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ سے حاصل فرمائیں۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)

(بقیہ سیرۃ نبوی، صفحہ ۲)

بیٹھ جاؤں"۔ قیس نے سوچا ہوگا کہ رسمی طور پر چند الفاظ کہے گئے ہیں۔ اب میں نے انکار کر دیا ہے۔ بس اب بات ختم ہوئی۔ مگر قیس کو کیا علم تھا کہ وہ جس شخص کا ہمسفر ہے وہ تو قیامت تک کے کروڑوں انسانوں کے لئے اسوہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"قیس! یا تو تمہیں میرے ساتھ گھوڑے پر سوار ہونا پڑے گا اور یا پھر تم واپس چلے جاؤ۔ مجھ سے بھی یہ برداشت نہیں ہو سکتا کہ میں گھوڑے پر سوار ہوں اور تم پیدل ساتھ چلو"۔

قیس کے دل میں ایک بار پھر خیال آیا ہوگا کہ اچھا دیکھتے ہیں کہ آنحضورؐ کی بات میں کس قدر صداقت ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں ایسا نہیں کر سکتا۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں واپس چلا جاؤں" اور قیس کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب آپؐ نے فرمایا بہت اچھا تم واپس جا سکتے ہو۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو ادنےٰ سی بھی تکلیف میں ڈالنا پسند نہ فرماتے تھے۔ یہ واقعہ اس کی اعلیٰ مثال ہے اور یہی وہ نمونہ ہے جس کو قیامت تک دنیا کے سب انسانوں کے لئے نمونہ قرار دیا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکارِ عالیہ

ذہنوں کو جلاء بخشنے والے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ **تاریخی واقعات** ۔ یہ کالم قارئین الفضل مرتب کرتے ہیں

کینہ ۔ ایک روحانی بیماری

"جب ایک شخص کسی کے متعلق برائی دیکھتا ہے تو اُسے وہیں نہیں بھلا دیتا بلکہ دل میں رکھ لیتا ہے مگر جب تک یہ جرم دل سے نہ نکلے نفس پاک نہیں ہو سکتا اور اسے دل میں رکھنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ کینہ نفس کا ایک گند ہے اور اس کو دل میں رکھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی جیب میں پاخانہ رکھے۔ اس گند سے فائدہ کیا؟ ہر ایک کام کسی فائدہ اور ضرورت سے کیا جاتا ہے مگر کینہ رکھنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ فائدہ تو کچھ نہیں ہاں نقصان ہوتا ہے۔ جب کسی کے متعلق برائی اپنے دل میں رکھو گے۔ تو اس پر کُڑھو گے اور جب کُڑھو گے تو طبی مسئلہ ہے کہ بیمار ہو جاؤ گے دیکھو جب بچے ایک دوسرے سے چڑتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے ایسا نہ کرو مگر عجیب بات ہے بچوں کو سمجھانے والے خود دوسروں کا کینہ دل میں رکھ کر چڑتے ہیں اور اس طرح ان کی طبیعت میں چڑچڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور بد خلقی پیدا ہو جاتی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے دوسروں کو نقصان پہنچانے کے خیال سے کوئی اپنی ناک کاٹ لے مگر اس سے دُوسروں کا کیا نقصان ہوگا۔ پس یاد رکھو کہ کینہ جیسی لغو چیز اور کوئی نہیں مگر اکثر لوگ اس میں مزا حاصل کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں کوئی چیتا تھا اس کو تازہ گوشت نہیں کھلایا جاتا تھا ایک دفعہ اس کے قریب سِل پڑی ہوئی تھی جس پر اس نے زبان لگائی اور خون نکل آیا۔ اس تازہ خون کو اُس نے چوس لیا اور اس کا اسے ایسا مزا آیا کہ وہ برابر اپنی زبان سل پر رگڑتا رہا اور زبان کا خون چوستا رہا اور مزا لیتا رہا آخر اس کی زبان ہی کٹ گئی اسی طرح کینہ رکھنے والے کی حالت ہوتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ دوسروں کو نقصان پہنچا رہا ہے مگر دراصل وہ اپنی ہی جان کو کھا رہا ہوتا ہے مومن کو چاہیئے کہ اس عیب کو اپنے پاس نہ آنے دے یہ ایک باطنی گند ہے اس کو دور کر دینا چاہیئے کیونکہ اس سے انسانی صحت اور اخلاق تباہ ہوتے ہیں۔"

(مرسلہ:۔ مکرم چوہدری مظفر احمد باجوہ ۔ چونڈہ)

مصائب سے بچنے کے لئے

حضرت اقدسؑ ... کی دو الہامی دعائیں

(۱) سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ" (تریاق القلوب صفحہ ۳۷)

سیدنا حضرت اقدس کو مندرجہ بالا الہام ۱۸۸۰ء میں ہوا جیسا کہ تذکرہ میں مذکور ہے۔

(۲) اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"(۶ دسمبر ۱۹۰۲ء کو) خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی"

اس دعا کے بارہ میں مزید فرمایا۔

"یہ دعا ایک حرز اور تعویذ ہے ..... مَیں اس دعا کو اب التزاماً ہر نماز میں پڑھا کروں گا آپ بھی پڑھا کریں"

مزید فرمایا:۔

"اس میں بڑی بات جو سچی توحید سکھاتی یعنی اللہ جلشانہٗ کو ہی ضار اور نافع یقین دلاتی ہے کہ اس میں سکھایا گیا ہے کہ ہر شے تیری خادم ہے یعنی کوئی موذی اور مضر شے تیرے ارادے اور اذن کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتی" (تذکرہ ایڈیشن ۴ صفحہ ۴۴۳)

(مرسلہ:۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب ۔ لاہور

سالانہ صنعتی نمائش لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ صنعتی نمائش اس سال بھی لجنہ ہال کی گیلری میں لگائی جائے گی۔ اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء لائیں نیز تھوڑی تعداد میں اپنے شہر کی خاص مصنوعات بھی نمونہ کے طور پر لائیں۔ (سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ)

بلا تبصرہ

مہاتما کلیان داس جی کا ایک خواب

مرسلہ: محترم گیانی عباد اللہ صاحب ۔ ربوہ۔

اداسین فرقہ کے مشہور و معروف ودوان مہاتما کلیان داس جی ٹوپی اور پگڑی کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:۔

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی پگڑی پہنا کرتے تھے۔ اور راقم الحروف نے آپؐ کو دو مرتبہ خواب میں دیکھا ہے اور دونوں مرتبہ آپکی شکل و صورت آپ کے سر پر باندھی ہوئی پگڑی تھی اور کالی داڑھی بھرویں (حضرت) میرزا غلام احمد صاحب کے تیسرے گدی نشین میرزا محمود احمد صاحب سے بالکل پوری طرح ملتی تھی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک عرب میں پگڑی کا رواج تھا۔" (سچی کھوج حصہ اوّل صفحہ ۴۲۴)

مہاتما کلیان داس جی نے اپنے اس خواب کا ذکر اپنی دوسری کتب میں بھی کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سچی کھوج حصہ دوم صفحہ ۱۲۱ ۔ سچی کھوج حصہ سوم صفحہ ۱۴۶)

قراردادِ تعزیت

ممبرانِ جماعت احمدیہ واہ کینٹ اپنے ہنگامی اجلاس منعقدہ مورخہ ۸۲/۷/۲۳ بعد از نماز جمعہ میں محترم میاں اللہ بخش صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

محترم میاں صاحب مرحوم کو سیدنا حضرت اقدس کی تریاقی صحبت سے فیضیاب ہونے کا شرف حاصل حاصل تھا۔ آپ نہایت نیک، متقی اور دعا گو بزرگ تھے، عبادات سے خصوصی شغف رکھتے تھے اور خلفائے سلسلہ سے والہانہ لگاؤ تھا۔

محترم میاں صاحب مرحوم واہ کینٹ اکثر آیا جایا کرتے تھے۔ گزشتہ ایک سال سے تو متواتر یہاں اپنی بیٹی اور داماد محترم قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی کے ہاں قیام پذیر تھے۔ جنہوں نے میاں صاحب مرحوم کی بیماری میں حقِ تیمارداری بطریقِ احسن ادا کیا۔

ممبرانِ جماعت احمدیہ واہ کینٹ محترم میاں صاحب مرحوم کے بیٹوں، بیٹیوں اور جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں، اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین۔

(ممبرانِ جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

بچوں کی تربیت میں ماہنامہ تشحیذ الاذہان شاندار کردار ادا کر رہا ہے براہ کرم اپنے بچوں سے اسکا مطالعہ کرائیں ۔ منیجر تشحیذ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز بیس ستمبر ۱۹۸۲ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

نوٹ: مورخہ ۴ تا ۱۸ جولائی ۱۹۸۲ء تعمیر مساجد کی مد میں موصول ہونے والے چندہ کی فہرست ذیل میں دعا کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے۔ (وکیل المال الاول)

مکرم مہیب رضوان صاحب اسلامیہ پارک بذریعہ مرکزی سیکرٹری مال لاہور	۵۰/-
محترمہ شاہدہ شریف صاحبہ شمالی چھاؤنی " " " "	۵۰/-
" ڈاکٹر امۃ المتین صاحبہ محمد نگر " " " "	۴۵۰/-
مکرم ملک مبارک احمد صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات	۵۰/-
محترمہ تمینہ لطیف صاحبہ ہاؤسنگ سوسائٹی بذریعہ جماعت احمدیہ کراچی	۵۰/-
مکرم ایم اے صادق صاحب " " " "	۵۰/-
" قریشی محمد مسعود احمد صاحب دستگیر سوسائٹی " " " "	۱۰۰/-
" چوہدری محمود احمد صاحب " " " "	۵۰/-
" حکیم عبدالواحد صاحب اکونٹنٹ اصلاح وارشاد مقامی ربوہ	۵۰/-
" محمد رفیق صاحب ر۔ب/۱۲۷ بہلول پور ضلع فیصل آباد	۵۰/-
" محترمہ فرحت جبیں صاحبہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا	۱۰۰/-
مکرم محمد شفیق صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۰/-
" صاحبزادہ مرزا طیب احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک ربوہ	۵۰/-
" مولوی صالح محمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰۰/-
" نصر اللہ خانصاحب چک ۱۰۲۔ ایف ضلع بہاولنگر (منیانب والدین)	۵۰/-
" صوبیدار دین محمد صاحب سیال کوٹ چھاؤنی	۷۵/-
" رانا محمد زکریا صاحب کیپٹن مرچنٹ نیوی	۲۰۰/-
محترمہ مریم صدیقہ اہلیہ چوہدری نور محمد صاحب ناصر لاہور	۵۰/-
منجانب مبارکہ نسرین صاحبہ کوارٹر تحریک جدید نمبر ۲۸	۵۰/-
جماعت احمدیہ چک ج۔ب/۳۵۴ ضلع فیصل آباد	۱۰۰/-
مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب بذریعہ مکرم سیکرٹری مال صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰/-
" سیکرٹری مال صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۶۰/-
محترمہ درِ عدن صاحبہ ریحانہ۔ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی	۱۰۰/-
مکرم انور ندیم علوی صاحب نواب شاہ	۵۰/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بحساب محترمہ عائشہ بی بی والدہ محمد شفیع صاحبہ	۱۰۰/-
" امۃ النصیر صاحبہ۔۔۔۔ بذریعہ سردار بشیر احمد صاحب ربوہ	۱۰۰/-
مکرم سید خالد احمد صاحب دارالصدر شرقی حلقہ مسجد مبارک	۳۵۰/-

درخواست دعا

● میرے پیارے بھائی سعادت احمد پراچہ جن کا حال ہی میں دل کا اپریشن ہوا ہے۔ انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خدا تعالیٰ ہماری جملہ پریشانیوں کو دور کرے آمین

(فوزیہ بشارت۔ دارالصدر شمالی ربوہ)

● محترمہ شاہ صاحبہ بیگم مکرم لطیف الرحمٰن صاحب دارالصدر شرقی ربوہ مبلغ ۵۰/- روپے مساجد فنڈ ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ ان کے صاحبزادہ مکرم سلیم الرحمٰن صاحب کینیڈا کی ایک یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی اکنامکس کا اسی ماہ امتحان دینے والے ہیں۔ قارئین کرام سے موصوف کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

● مکرم ملک عبدالرؤف خاں صاحب سیکرٹری مال حلقہ لاہور چھاؤنی تحریر فرماتے ہیں کہ باوجود بیماری اور کمزوری کے انہوں نے نہ صرف وعدہ جات تحریک جدید کا کام مکمل کر لیا ہے بلکہ ۱۰۰۰/- روپے مساجد فنڈ کے لئے بھی جمع کر کے بھجوائے ہیں۔ اس سے قبل اپنے صاحبزادہ مکرم طارق رؤف صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۰۰/- روپے تعمیر مساجد کے لئے بھجوا چکے ہیں۔ چونکہ اب وہ سروس سے ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت درازی عمر اور مالی فراخی کے ساتھ سیکرٹری مال کے فرائض کما حقہ سرانجام دینے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

ہمارے والدِ محترم ماسٹر نور الحق صاحب سکنہ چارسدہ حال ہشت نگر ہاؤس جہانگیر آباد پشاور دو ماہ کی علالت کے بعد خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں ۱۱ جولائی کو شب کے پونے ایک بجے بتقاضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم کی عمر اکیاسی سال تھی۔ آپ نہایت مخلص احمدی تھے۔ اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر قادیان میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ خاندان میں واحد فرد تھے جنہوں نے احمدیت قبول کی۔ اپنے گاؤں چارسدہ میں ساری عمر آپ کو مخالفتوں کا سامنا رہا لیکن کبھی پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ عمر کا زیادہ حصہ مختلف ہائی سکولوں میں عربی فارسی کی تدریس میں گزارا۔ آپ جماعت احمدیہ چارسدہ میں سیکرٹری مال اور بعد میں امیر رہے۔ ۱۹۷۴ء میں گھر کو آگ لگائی گئی تو آپ نے پشاور میں رہائش اختیار کی اور عمر کا بقیہ حصہ وہیں گزارا۔ آپ نے اپنی اولاد میں نو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں آپ نے ان سب کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور نیک تربیت کی۔

مرحوم موصی تھے چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی میت مقامی طور پر نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد ربوہ لے جائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، بلندی درجات سے نوازے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

از طرف۔ سوگواران

(مبارک احمد آف پشاور ڈپٹی ڈائریکٹر واپڈا۔ واپڈا ہاؤس لاہور۔ فواد الحق۔ افتخار احمد۔ داؤد احمد۔ ذوالفقار احمد ڈائریکٹران ہشت نگر انڈسٹریز۔ ہشت نگر ہاؤس جہانگیر آباد۔ پشاور)

● میرے ہم زلف مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب کھرل ابن چوہدری میاں خان صاحب مرحوم آف شیخ پور ضلع گجرات مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب بعمر ۵۴ سال حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم جماعت احمدیہ راہوالی کے سیکرٹری امور عامہ تھے اور جماعتی کاموں کی سرانجام دہی کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے تھے۔ ہر ایک سے محبت کا سلوک کرتے ہر ایک کے کام آنے کی کوشش کرتے الغرض بہت نافع الناس وجود تھے۔ آپ نے اپنی بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ایک بیٹے عزیزم خاور مبارک انگلستان میں ملازم ہیں۔ دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ چھوٹا بیٹا چھٹی کا طالب علم ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ جولائی کو بعد نماز مغرب جنازہ پڑھایا اور عزیز و اقارب سے ازراہ شفقت تعزیت فرمائی۔ تدفین قبرستان عام ربوہ میں ہوئی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جملہ پسماندگان کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(چوہدری خالد سیف اللہ خان ڈائریکٹر واپڈا لاہور)

اطفال کی تربیتی کلاسز

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس خدام و اطفال الاحمدیہ ضلع فیصل آباد نے مورخہ ۵ اگست سے ۱۲ اگست ۸۲ء مختلف حلقہ جات میں تربیتی کلاسز منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ حلقہ جات جڑانوالہ، سمر شمیر روڈ، حسن پور، گوجرہ، لاٹھیانوالہ، گھیٹ پورہ، نڑ والا، ٹوبہ ٹیک سنگھ، پیر محل مسعود آباد، سمندری، ظفروال، لودھی ننگل میں تربیتی کلاسز منعقد ہو چکی ہیں۔ ان اجتماعات میں خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مرکزی مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ کے عہدیداران نے مختلف اجتماعات میں تشریف لا کر اطفال کا جائزہ لیا۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد کے اراکین نے بھی ان اجتماعات میں شرکت فرمائی اور تحریکات کی گئیں۔ ان اجتماعات میں حاضری معیاری رہی۔ مقامی مجالس کے انصار، خدام، اطفال اور لجنات نے بے حد تعاون کیا۔ مساجد کی رونق بڑھائی اور ان تربیتی کلاسز کو کامیاب بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کے نیک ثمرات پیدا فرمائے اور اطفال کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق دے اور تحریکات پر عمل کرنے والے بنائے۔

(بشیر حسین تنویر ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو اس وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ★

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۰۸۱

مَیں مولوی ظہور الحسن ولد غلام حسن قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن ۵۔۱۲ کچہری روڈ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجود قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ مکان ۵۔۱۲ جو کہ محکمہ بحالیات کی طرف سے بتیس ہزار روپے میں مرہونہ ہوئی ہے۔

مبلغ دو ہزار روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتہ:۔ ظہور الحسن ولد غلام حسن ۵۔۱۲ کچہری روڈ سیالکوٹ

گواہ شدہ ۱:۔ خواجہ ظفر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شدہ ۲:۔ سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۶۳۳۶

مسل نمبر ۲۵۰۸۲

مَیں خورشید بیگم زوجہ شیخ شریف احمد صاحب قوم شیخ پوری۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کوٹمومن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجود قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ حق مہر وصول شدہ دو ہزار روپے۔

۲:۔ طلائی انگوٹھی ایک عدد وزن ۲ ماشہ مالیتی ۳۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک صد ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتہ:۔ خورشید بیگم زوجہ شیخ شریف احمد صاحب۔ برتن فروش کوٹمومن

گواہ شدہ ۱:۔ شریف احمد ولد حاجی قادر بخش برتن فروش مین بازار کوٹمومن

گواہ شدہ ۲:۔ میر احمد عابد ولد میاں غلام احمد صاحب مربی سلسلہ۔ وصیت نمبر ۲۳۰۸۴

مسل نمبر ۲۵۰۸۳

مَیں شمشاد احمد صاحب ولد رحمت اللہ صاحب۔ قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔"

"میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھ یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- بیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتہ:۔ خورشید بیگم زوجہ شیخ شریف احمد صاحب۔

برتن فروش کوٹمومن

گواہ شدہ ۱:۔ شریف احمد ولد حاجی قادر بخش

برتن فروش مین بازار کوٹمومن

گواہ شدہ ۲:۔ میر احمد عابد ولد میاں غلام احمد صاحب مربی سلسلہ۔ وصیت نمبر ۲۳۰۸۴

مسل نمبر ۲۵۰۸۴

مَیں سرداراں بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم۔ قوم جٹ۔ پیشہ امور خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن اچھرہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجود قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے۔

۲:۔ طلائی بالیاں ۲ عدد وزن ایک تولہ مالیتی ۲۲۰/- روپے

۳:۔ نقد لاہور کیش چار ہزار روپے صرف۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتہ:۔ سرداراں بی بی اچھرہ۔ لاہور

گواہ شدہ ۱:۔ عنایت اللہ انصاری وصیت نمبر ۷۲۹۴

گواہ شدہ ۲:۔ محمد انور واہلیہ وصیت نمبر ۲۳۸۵۷

مسل نمبر ۲۵۰۸۵

مَیں ممتاز عطاء اللہ صاحب زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجود قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم مبلغ ۵,۰۰۰/- روپے

۲:۔ زیورات طلائی چوڑیاں ۵ عدد بندے دو جوڑی گلے کا ہار کل وزن ۱ تولہ مالیتی ۲۰ ہزار روپے۔

۳:۔ پلاٹ برقبہ ۱/۲ کنال واقع دارالرحمت شرقی ربوہ مالیتی پچھتر ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ایکصد ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتہ:۔ ممتاز عطاء اللہ زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب م/۴/۴۳ ک۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴ کراچی ۲۹۷۔

گواہ شدہ ۱:۔ چوہدری صغیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شدہ ۲:۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۵۶۹۶

مسل نمبر ۲۵۰۸۶

مَیں صغرا بیگم صاحبہ بیوہ مرزا خدا بخش صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن گجرات شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ ۱/۸ حصہ ترکہ مکان رہائشی واقع نئی آبادی شاہ دولہ گیٹ مالیتی ایک لاکھ روپے کا ۱/۸ حصہ ۱۲۵۰۰/- روپے

۲:۔ ۱/۸ حصہ ترکہ دیہاتی اراضی چار بیگہ حال فروخت کردہ کل مالیتی ۲۲۵۰۰/- روپے کا ۱/۸ حصہ ۲۸۱۳/- روپے

۳:۔ چار تولے زیور طلائی مالیتی تقریباً سات ہزار روپے

۴:۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے بوقت نکاح

مَیں تازیست آمد کا آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتہ:۔ صغرا بیگم صاحبہ بیوہ مرزا خدا بخش صاحب نئی آبادی شاہ دولہ بیرون شاہ دولہ گیٹ گجرات شہر۔

گواہ شدہ ۱:۔ مرزا مجیب احمد پسر حقیقی موصیہ

گواہ شدہ ۲:۔ چوہدری میر احمد خان امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات۔

ماہانہ رپورٹ انصار اللہ

ماہ وفا/جولائی ختم ہو چکا ہے جن مجالس انصار اللہ نے اپنی اس ماہ کی رپورٹ ابھی تک مرکز کو ارسال نہ کی ہو ان سے درخواست ہے کہ اپنی رپورٹ جلد مکمل کر کے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں اور آئندہ کے لیے یہ انتظام کریں کہ مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچتی رہیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بقیہ: مٹوارہ

افتتاح کی کارروائی براہِ راست ریڈیو سے نشر ہو رہی تھی۔ اس طرح ہماری جماعت کا تذکرہ ریڈیو پر ہوا۔ بعد ازاں اس کا ذکر اخباروں میں بھی ہوتا رہا۔

افتتاحی تقریب کے بعد دوست جوق در جوق ہمارے سٹال پر آنا شروع ہوئے زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے ہزاروں لوگ ہمارے سٹال پر آئے۔ آنے والے ہمارے آویزاں چارٹس پڑھتے۔ سوالات کرتے۔ صبح آٹھ بجے سے رات کے دو بجے تک زائرین کا تانتا بندھا رہتا۔ سوال و جواب کی مجالس جمی رہتیں۔ ایسے مواقع پر مختلف سٹالوں پر میوزک اور ناچ گانے کے ذریعہ لوگوں کو بلایا جاتا ہے لیکن یہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ اس مادیت کے دور میں ہزاروں لوگ ہمارے سٹال پر جوق در جوق آئے ملک کے صدر نائب صدر اور وزیر اعظم (Zia Mahmud) نے دیگر اعلیٰ افسروں کے ہمراہ اس نمائش کا معائنہ کیا۔ یہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ وہ اشاعت حق کی توفیق دے رہا ہے اور اس میں تاثیر پیدا کر رہا ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

بقیہ: نصرت جہاں اکیڈمی

کروایا۔ جو سکول کی عمارت کے باہر میدان میں قطار میں کھڑے معزز مہمانوں کے استقبال کے منتظر تھے۔ تعارف کے بعد افسران کو سکول کے ہال کمرے میں لے جایا گیا۔ جہاں طلباء اور طالبات اپنے متعلقہ محکمہ کے افسران اعلیٰ سے ملاقات کے منتظر تھے۔ ڈائرکٹر صاحبان کے ہال میں داخل ہوتے ہی طلباء نے کھڑے ہو کر مہمانوں کا استقبال کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تلاوتِ کلام پاک سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم شمس صاحب نے اپنی استقبالیہ تقریر میں افسرانِ اعلیٰ کو سکول میں خوش آمدید کہا۔ اور سکول کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے تعلیم اور کھیل کے میدان میں سکول کی کارکردگی کا ایک جائزہ پیش کیا۔ علاوہ ازیں افریقہ میں احمدیہ مشن کی جاری کردہ نصرت جہاں سکیم اور اس کے تحت کھولے گئے سکولوں اور ہسپتالوں کے مقاصد کو بھی واضح کیا۔

بعدہٗ صوبائی ڈائرکٹر تعلیم نے مختصر الفاظ میں ڈائرکٹر جنرل تعلیم کا تعارف پیش کیا۔ اور تعلیمی میدان میں سکول اور احمدیہ مشن کی کاوشوں اور سرگرمیوں کو سراہا۔

صوبائی ڈائرکٹر تعلیم کی تقریر کے بعد ڈائرکٹر جنرل برائے تعلیم نے اپنی تقریر میں تعلیمی اور طبی میدان میں جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا اور ان دو شعبوں میں حکومت کا ہاتھ بٹانے پر احمدیہ مشن کا شکریہ ادا کیا۔ ڈائرکٹر جنرل نے کہا کہ احمدیہ مشن نے ملک میں تقریباً پچاس پرائمری اور مڈل سکول ۷ سیکنڈری سکول اور چار ہسپتال کھول کر ایک مثالی کردار ادا کیا ہے جو قابلِ تحسین بھی ہے اور قابلِ تقلید بھی۔ ڈائرکٹر جنرل نے بڑے واضح الفاظ میں اس بات کا اقرار کیا کہ "صرف اور صرف احمدیہ مشن ہی ایک ایسا مشن ہے جس کے سکولوں میں بچوں کو نہ صرف دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے۔ بلکہ ان کو اخلاقی اور مذہبی تعلیم سے بھی بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ اور یہ صرف اور صرف احمدیہ مشن ہی کا خاصہ ہے۔"

ڈائرکٹر جنرل نے اپنی تقریر کے اختتام میں سکول کے طلباء اور طالبات میں ڈسپلن کی پختگی اور سکول کے احاطہ کو خوبصورت اور صاف ستھرا رکھنے پر سکول کی انتظامیہ کی تعریف کی اور طلباء اور طالبات کو اس پر مستقبل میں بھی کاربند رہنے کی تلقین کی۔

ڈائرکٹر جنرل کی تقریر کے بعد سکول کے چیف پریفیکٹ نے سکول کا دورہ کرنے پر افسران کا شکریہ ادا کیا اور ان کی زریں نصائح پر عمل کرنے کی یقین دہانی کروائی۔

اس کے بعد وفد کو سکول کا راؤنڈ کروایا گیا جس میں وفد نے سکول کے احاطہ میں موجود چھ مختلف عمارتوں کا معائنہ کیا جن میں کلاس روم۔ بورڈنگ ہاؤس برائے طلباء۔ بورڈنگ ہاؤس برائے طالبات کچن اور ڈائننگ ہال کا معائنہ شامل تھا۔ وفد کو سکول کی لائبریری اور سائنس لیبارٹری اور زیر تعمیر مسجد بھی دکھائی گئیں۔

سب سے آخر میں خاکسار نے اپنے بنگلے پر چائے اور دوسرے مشروبات سے وفد کی تواضع کی جس کے اختتام پر صوبائی ڈائرکٹر تعلیم اور ڈائرکٹر جنرل تعلیم نے ایک بار پھر سکول کی اپنے قیام کے بہت تھوڑے عرصے کے دوران اس قدر ترقی اور اعلیٰ کارکردگی کو سراہا اور یقین دلایا کہ سکول کو درپیش ہر قسم کے مسائل کے حل کے لیے حکومت پورا پورا تعاون کرے گی۔ یہ دورہ چھ بجے شام اپنے اختتام کو پہنچا اور سکول کے سٹاف اور مقامی جماعت احمدیہ کے سرکردہ احباب نے وفد کے ممبران کو الوداع کہا۔

نصرت جہاں سکیم کی کامیابی اور اس کے تحت قائم سکولوں کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ مذکورہ بالا وفد صوبے کے صرف ان سکولوں کے دورے پر آیا تھا جو گورنمنٹ کے تحت قائم ہیں۔ جبکہ ہمارا سکول ایک پرائیویٹ سکول ہے جسے گورنمنٹ سے نہ کوئی گرانٹ ملتی ہے اور نہ کوئی دوسری قسم کی مدد۔ مگر صوبے میں پہنچ کر اور سکول کی مقبولیت کا سنکر وفد نے اپنے دورے کے پروگرام میں تبدیلی کر کے سب سے پہلے ہمارے سیکنڈری سکول کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اے ہمارے قادر و توانا خدا نصرت جہاں سکیم میں زیادہ سے زیادہ برکتیں ڈال۔ اور جس اسلامی انقلاب کی بنیاد تو نے اپنے امام مہدی کے ہاتھوں رکھی تھی اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے والوں میں ہمیں بھی شامل فرما۔ آمین ثم آمین۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی اہلیہ محترمہ کی وفات

مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد مختصر علالت کے بعد حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ کی عمر بوقت وفات ۷۷ سال تھی آپ سیدنا حضرت اقدس کے مشہور صحابی حضرت حامد حسین خان صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں آپ کی ساری زندگی خدمت خلق میں گذری۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر جماعتی کاموں کے لئے اکثر مہینوں وطن سے باہر رہتے خصوصاً تحریک کشمیر اور تحریک شدھی کے زمانہ میں آپ کا قیام اپنے وطن میں بہت کم رہتا تاہم مرحومہ بچوں کی پرورش گھر کی نگہداشت اور سلسلہ کے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی اور اسی طرح کپورتھلہ کے گردونواح سے آنے والے مہمانوں کی خاطر و مدارت میں کبھی کمی نہ آنے دیتیں اور گھر میں آنے والے مہمانوں کو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی غیر حاضری کا احساس تک نہ ہوتا اور ہر مشکل وقت میں نہایت صبر و تحمل سے کام لیتیں۔ مرحومہ دعا گو۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کی وقفِ جائیداد کی تحریک میں آپ نے اپنے طلائی زیورات وقف کر کے حضور کی تحریک پر لبیک کہا۔ گو آج وہ ہم میں موجود نہیں لیکن ان کی یادیں ہمیشہ قائم رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

میت ربوہ پہنچنے پر حضرت صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ ربوہ نے مسجد مبارک میں مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۸۲ء کو بعد نماز ظہر نمازِ جنازہ پڑھائی مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ فیصل آباد اور ربوہ کے کثیر احباب نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی اور تدفین میں شامل ہوئے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد الدین شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع فیصل آباد)

زرعی اراضی قابل ٹھیکہ

موضع احمد نگر و جگو کے تحصیل چنیوٹ (ملحق ربوہ) میں بارہ ۱۲ مربع زرعی زرخیز اراضی برائے فوری ٹھیکہ دینی مطلوب ہے جو کہ ساری آباد ہے۔ اراضی پکی سڑک کے ساتھ ہے۔ پانی کا بہت اچھا انتظام ہے۔ چھ عدد ٹیوب ویل بجلی نصب ہیں اور چالو حالت میں ہیں۔

مندرجہ ذیل ایڈریس پر بالمشافہ بات چیت کے لیے تشریف لاویں۔

نسیم احمد باجوہ ۲۴/۴ دارالصدر غربی ربوہ

معدہ کا السر

STOMACH ULCER CURE

معدہ کا السر۔ زخم۔ پھوڑا۔ 4 کیپسولز کا کورس

قیمت فی کورس 15/- درجن 135/- گرس 1512/- روپے

بونس علاوہ۔ نرخنامہ اور 140 کیورز کا لٹریچر مفت

ڈاک خرچ 5/- سٹاکسٹوں کے لئے فری ڈاک

ضمانتی معیار کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah